مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک شخص نے عمرہ کا احرام باندھا پھر طواف اور سعی کی مگر بال نہیں کاٹے، اس کے بعد پھر تنعیم مسجد عائشہ سے احرام باندھا، پھر طواف اور سعی کے بعد بال نہیں کٹوائے، پھر دوبارہ تنعیم سے احرام باندھا، بال نہیں کاٹے، پھر مدینہ منورہ چلے گئے، واپسی پر بیئر علی میقات سے احرام باندھا اور مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف اور سعی کی، مگر اس بار بھی بال نہیں کاٹے اور چادریں اتار دیں، پھر پاکستان آگیا، ابھی پھر سعودیہ میں موجود ہے۔ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔ اب سائل کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟؟؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ عمرہ کے لیے حدود حرم میں حلق یا قصر کرنا ضروری ہے، اگر کسی نے حرم سے باہر حلق کیا تو اس پر ایک دم واجب ہو گا، خواہ احرام کھولا ہو یا نہ کھولا ہو، لیکن اگر بعد میں واپس حرم میں آکر سر منڈا لیا اور اس دوران کوئی اور جنایت نہیں کی تو پھر کوئی دم واجب نہیں ہے، لیکن اگر احرام کے منافی کوئی کام کر لیا ہو گا تو اس کا دم الگ سے واجب ہو گا۔ اگر ایک قسم کی جنایات کا ایک مجلس میں متعدد مرتبہ ارتکاب کیا (مثلاً ایک مجلس میں کئی بار خوشبو لگائی یا کئی بار بال تراشے وغیرہ) تو ایک ہی جزاء لازم ہوتی ہے، لیکن اگر کئی قسم کی جنایات ایک مجلس میں جمع کر لیں (مثلاً ایک مجلس میں خوشبو لگائی کپڑے پہنے اور جماع کیا وغیرہ) یا الگ الگ مجلسوں میں ایک طرح کی جنایات کیں (مثلاً ایک دن ٹوپی اوڑھی دوسرے دن کرتا پہنا وغیرہ) یا ایک مجلس میں جنایت کر کے اس کا کفارہ دے دیا، پھر اسی مجلس میں وہی جنایت کی تو ان سب صورتوں میں ہر جنایت کا کفارہ الگ الگ دینا ہو گا۔ بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں سائل نے متعدد بار احرام پر احرام باندھا، جتنی دفعہ احرام پر احرام باندھا اتنے ہی دم لازم آئیں گے۔ پھر جتنی بھی احرام کے منافی جنایات کیں ہوں، جیسے خوشبو لگانا، بیوی سے جماع کرنا، سلے

ہوئے کپڑے پہننا، سر کو ڈھانپنا وغیرہ سب کے دم الگ الگ واجب ہونگے، ہر دم کے بدلے ایک بکری حدود حرم میں ذبح کرنی ہو گی۔

١. واذا تعددت الجنايات تعدد الجزاء الا اذا اتحد المجلس فى التطيب والحلق ...، واذا كفر للاولى تعدد الجزاء فى جميع الصــور واذا اختلف جلس الجناية تعذر التداخل۔ (غنية الناسک ۲۴۱، ومثله فى الشامى زكريا ۳۔۵۸۵، فتح القدير ۳۔۳۹، مبسوط سرخسى بيروت ۴۔۷۸، البحر الرائق كوئثه ۳۔۱۲، تبيين الحقائق زكريا ۲۔۳۶۱)

٢. وفي الهداية والتقصـير والحلق في العمرة غير موقت بالزمان بالإجماع، فإن لم يقصـر حتى رجع وقصـر فلا شـيء عليه، في تولهم جميعًا وفيه أيضـا: ومن اعتمر فخرج من الحرم وقصر فعليه الدم عند أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله وقال أبويوسف لا شيء عليه.

٣. فان المحرم اذا نوى رفض الاحرام فجعل يصــنع ما يصــنعه الحلال من لبس الثياب والتطيب والحلق والجماع وقتل الصــيد فعليه دم واحد بجميع ما ارتكب ولوفعل كل المحظورات ولا يخرج بذلک القصد من الاحرام وعليه ان يعود كما كان محرماً۔ (غنيةالناسـک ۲۴۱، شـامى زكريا ۳۔۵۸۵، البحر الرائق كوئٹ ۳۔۱۶، مبسـوط سـرخسـى بيروت ۴۔۱۲۲، فتح القدير ۳۔۴۴، البحر العميق ۲۔۸۸۲)

٤. من فرغ من عمرته إلا التقصــير،فاحرم بأخرى،فعليه دم،لاحرامه قبل الوقت،لانه جمع بين احرامى العمرة،و هذا مكروه فيلزم الدم،وهو دم جبر و كفاره.(هدايه اول،باب اضافت الاحرام،۳۳۰).والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۵/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

12/اکتوبر/2022ء

الجامعة الاشرفية دار الافتاء شارع فیروزپور لاہور پاکستان

الجواب صحیح

الجواب صحیح

177/147

12/10/2022